اہم مضمون

واشنگٹن کی نگاہیں بنزرت اور جبل الطارق کی طرف کیوں اٹھ رہی ہیں؟

تحریر: انجینئر وسام الاطرش

(ترجمہ)

اپریل 2026ء میں امریکی تحقیقی ادارے "سٹمسن سینٹر" (Stimson Center) کی شائع کردہ ایک تجزیاتی رپورٹ میں، جس کا عنوان "امریکا کے لیے تیونس کی اسٹریٹجک اہمیت کا ازسرنو جائزہ" تھا، سابق امریکی سفیر جوئی ہوڈ (Joey Hood) نے ایک ایسا تجزیہ پیش کیا جو امریکا کے اسٹریٹجک نقطہ نظر کی عکاسی کرتا ہے۔ وہ اس رپورٹ میں یہ خاکہ پیش کرتے ہیں کہ امریکا کے مخالفین، یعنی ایران اور انتہا پسند تنظیمیں، ہر اس میدان میں اپنا نفوذ و اثر بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں جو انہیں موقع فراہم کرتا ہے؛ بالخصوص وہ ممالک جہاں تعلیم کا معیار بلند ہے اور جو جغرافیائی لحاظ سے اہم اسٹریٹجک چوک پوائنٹس (choke points) کے قریب واقع ہیں۔

وہ اس تناظر میں رومل کی افریقی مہم میں ہٹلر کے تیونس پر مضبوطی سے جمے رہنے کے فیصلے کو بطورِ سنگِ بنیاد یاد کرتے ہیں، اور اس بات کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ روزویلٹ نے افریقہ میں نازیت کے خلاف امریکی فوج کے پہلے مقابلے کے لیے تیونس ہی کا انتخاب کیا تھا۔ اس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ تیونس تاریخ کے ہر دور میں ان طاقتوں اور سلطنتوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے جو اسے افریقہ میں ایک پیش قدمی کا پل بنانا چاہتی تھیں۔

یہ تجزیہ پینٹاگون کے بڑے دفاعی ٹھیکیداروں کی مالی معاونت سے چلنے والے ادارے کی طرف سے محض ماضی کی یاد دہانی نہیں ہے، بلکہ یہ شمالی افریقہ میں جاری تبدیلیوں کو سمجھنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ یہاں امریکا کے عسکری تخمینے، یورپ کی جہاز رانی اور توانائی کی سیکیورٹی، اور بندرگاہوں، بنیادی ڈھانچے اور سپلائی چینز پر بین الاقوامی مقابلہ بازی اپس میں ملتے ہیں۔

بنزرت امریکا کے عسکری تخمینوں میں

بنزرت، جو 1963ء میں فرانسیسی افواج کے انخلا سے قبل بحیرہ روم میں فرانس کے اہم ترین بحری اڈوں میں سے ایک تھی، اپنی اسٹریٹجک اہمیت کبھی نہیں کھو سکی۔ آج اس کے بارے میں امریکی دلچسپی کا دوبارہ پیدا ہونا بحری تخمینوں میں جغرافیائی موقع و محل کی بنیادی اہمیت کی واپسی کو ظاہر کرتا ہے، لیکن اب نئے وسائل اور چیلنجوں کے ساتھ، جن میں بین الاقوامی آبنائے ہرمز کے بحران کے اثرات سب سے نمایاں ہیں۔

جون 2026ء میں افریقہ میں امریکی بحری افواج کے کمانڈر ایڈمرل جارج وائکوف (George Wikoff) نے بنزرت کے بحری اڈے کا دورہ کیا اور تیونس کی بحریہ اور اسپیشل فورسز کی مشقوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے میری ٹائم ایکسی لینس سینٹر (Maritime Center of Excellence) کا بھی دورہ کیا جسے امریکی نیول فسیلیٹیز انجینئرنگ کمانڈ کے طے کردہ معاہدوں کے تحت مکمل کیا جا رہا ہے۔ یہ مرکز بحری کمانڈوز اور اسپیشل آپریشنز کی تربیت کے لیے مخصوص ہے اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ یہ کثیر القومی مشترکہ تربیت کا علاقائی پلیٹ فارم بن جائے۔

ستمبر میں تیونس نے امریکی افریقی کمانڈ (AFRICOM) اور چھٹے بحری بیڑے (Sixth Fleet) کی زیرِ سرپرستی "فینکس ایکسپریس 2026" (Phoenix Express 2026) مشقوں کی میزبانی کی، جن میں امریکی، یورپی اور افریقی افواج نے حصہ لیا۔ ان مشقوں میں فوری ڈیٹا کے تبادلے اور بحری شعبے کی مشترکہ عملیاتی تصویر قائم کرنے کے لیے علاقائی بحری آپریشنز سینٹرز پر انحصار کیا گیا، اور ساتھ ہی جہازوں کی تلاشی اور انہیں روکنے کی تدابیر کی مشقیں بھی کی گئیں۔ نیز خودکار و بغیر پائلٹ کے بحری نظاموں (unmanned maritime systems) کا استعمال بھی دیکھا گیا، جو پیش رفتہ مراقبت (surveillance)، جاسوسی اور پیش رفتہ بحری آگاہی (maritime domain awareness) کی ٹیکنالوجیز کی جانب تعاون کی منتقلی کی نشاندہی کرتا ہے۔ ان پیش رفتوں کی اہمیت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ ان کا تعلق چھٹے بحری بیڑے سے ہے، جو یورپ، بحیرہ روم اور افریقہ کے سمندری خطے میں امریکی بحری آپریشنز کا ذمہ دار ہے، جس

سے جہاز رانی کی نگرانی اور سمندری راہداریوں کی حفاظت سے متعلق مقامی صلاحیتوں کو امریکی نظام میں مدغم کرنے کی کوشش کا اظہار ہوتا ہے۔

جبل الطارق: اٹلانٹک کا گیٹ وے اور نفوذ کے حساب کتاب

اگر بنزرت بحیرہ روم کے مشرقی اور مغربی حصوں کے درمیان ایک انتہائی حساس نقطے پر واقع ہے، تو جبل الطارق اٹلانٹک کی طرف اس کا قدرتی مغربی دروازہ ہے۔ امریکا اس خطے میں اپنی موجودگی کے لیے اسپین میں قائم ایک اہم عسکری نیٹ ورک پر انحصار کرتا ہے، جن میں سب سے نمایاں "روٹا" (Rota) کا بحری اڈا ہے جو ایجیس (Aegis) سسٹم سے لیس امریکی تباہ کن بحری جہازوں کی میزبانی کرتا ہے، اور "مورون" (Morón) کا فضائی اڈا ہے جو عسکری تعاون اور فورسز کی تعیناتی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ تمام تر ترتیبات اٹلانٹک اور بحیرہ روم کے درمیان امریکی تعیناتی کے نیٹ ورک کے تحت نیپلز (Naples) میں قائم چھٹے بحری بیڑے کے صدر دفتر کے ساتھ مکمل ہم آہنگی میں کام کرتی ہیں۔

اس کے بالمقابل، برطانیہ جبل الطارق کو اپنے اہم ترین دباؤ کے حربے کے طور پر مضبوطی سے تھامے ہوئے ہے اور وہاں اپنی عسکری و بحری موجودگی کو برقرار رکھے ہوئے ہے۔ جولائی 2019ء میں شام پر یورپی پابندیوں کی خلاف ورزی کے شبہے میں رائل میرینز کی شرکت سے ایک ایرانی تیل کے ٹینکر کو حراست میں لیے جانے کے واقعے نے اس مقام کی اسٹریٹجک اہمیت اور نفوذ و اثر کے لیے بین الاقوامی کشمکش کی حقیقت کو واضح کر دیا تھا۔

تیونس اور مراکش: روایتی عسکری تعاون سے آگے بڑھتی ہوئی شراکت داریاں

اس تناظر میں مراکش اور تیونس کا مقام نیٹو سے باہر امریکا کے دو اہم غیر نیٹو اتحادیوں کے طور پر ابھرتا ہے، کیونکہ مراکش نے 2004ء میں اور تیونس نے 2015ء میں یہ حیثیت حاصل کی تھی۔ یہ حیثیت عسکری تعاون میں مشروط مراعات فراہم کرتی ہے، اگرچہ اس میں معاہدے کی دفعہ 5 کے تحت اجتماعی دفاع کی ضمانت شامل نہیں ہے۔

امریکہ، جو اب دنیا کی قیادت کے بوجھ کو تنہا اٹھانے کی صلاحیت نہیں رکھتا، ان دو ممالک کے ساتھ پیش رفتہ شراکت داری قائم کرنے کی کوشش میں ہے جو دو انتہائی اہم جغرافیائی راستوں پر واقع ہیں: مراکش بحیرہ روم کے اٹلانٹک داخلے کے مقام اور آبنائے جبل الطارق پر، اور تیونس آبنائے صقلیہ (Strait of Sicily) پر، جو بحیرہ روم کے مشرقی اور مغربی دونوں بیسنوں (basins) کو الگ کرتی ہے۔ یہ دونوں مقامات شراکت داری کے ایسے نیٹ ورک میں ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں جو بحری موجودگی، معلومات کے تبادلے، اور مواصلات و سپلائی لائنوں کے تحفظ کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ طریقہ کار امریکا کے نقطہ نظر میں اس تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ براہِ راست عسکری موجودگی کا بوجھ تنہا اٹھانے کے بجائے علاقائی شرکاء کے نیٹ ورک کو وسعت دے اور ان پر سیکیورٹی و استحکام کی ذمہ داریاں تقسیم کرے۔

جوئی ہوڈ کی تجزیاتی رپورٹ اس اسٹریٹجک نقطہ نظر میں ایک مزید پہلو کا انکشاف کرتی ہے، کیونکہ وہ نائجر، مالی اور برکینا فاسو کی افواج کو تربیت دینے، اور افریقی شیر (African Lion) نامی مشقوں میں انہیں مزید وسیع پیمانے پر شامل کرنے کے لیے تیونس کی تنصیبات، بالخصوص "بن غیلوف" سینٹر کو استعمال کرنے کی تجویز پیش کرتی ہے، جبکہ ساتھ ہی تیونس کی ہوائی نقل و حمل کی صلاحیتوں سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ اس طرح تیونس، نائجر کے ایک متبادل پلیٹ فارم کے طور پر تربیت، عسکری امداد اور تجربات کی منتقلی کے لیے سامنے آتا ہے، جس سے امریکا کو وسیع عسکری تعیناتی کے بغیر روس کے نفوذ و اثر کا مقابلہ کرنے کا موقع ملتا ہے۔ نومبر 2026ء میں میجر جنرل میتھیو براؤن (Matthew Brown) کے بن غیلوف کے دورے کے موقع پر امریکی سفارت خانے کا جاری کردہ بیان اس رجحان کو مزید تقویت دیتا ہے، جہاں تیونس کی اس صلاحیت کو بڑھانے پر واضح طور پر بات کی گئی کہ وہ "علاقائی سطح پر سیکیورٹی کا برآمد کنندہ" بن سکے۔

جہاں تک مراکش کا تعلق ہے، اس کے ساتھ تعاون اس نیٹ ورک میں ایک اور عمل کی نشاندہی کرتا ہے۔ اکتوبر 2026ء میں امریکی فوج کی کانفرنس کے دوران میجر جنرل براؤن کے بیانات میں اعلان کیا گیا کہ بہار 2027ء میں ڈرون مخالف ٹیکنالوجی کے تجربات اور عسکری تنصیبات و افواج کی حفاظت کے لیے ایک امریکی سرگرمی کی میزبانی کے لیے مراکش کے شہر "طانطان" کا انتخاب کیا گیا ہے۔ یہ عمل کثیر المجال تربیتی و تجرباتی مرکز کے منصوبے سے مکمل طور پر مطابقت

رکھتا ہے، جو مراکش کو حقیقی عملیاتی حالات میں عسکری ٹیکنالوجی کی آزمائش اور اس کی ترقی کے لیے ایک میدان بنا دیتا ہے۔

الجزائر کو اسٹریٹجک طور پر گھیرنے کی کوششوں کے متوازی، تیونس (2020-2030ء) اور مراکش (2026-2036ء) کے ساتھ امریکی دفاعی تعاون کے دو روڈ میپس کے ذریعے اس رجحان کو تقویت مل رہی ہے، جو طویل المدتی عسکری شراکت داری کی بنیاد رکھتے ہیں۔ یوں تیونس میں تربیت و عسکری امداد، مراکش میں ٹیکنیکی تجربات، اور ساحل (Sahel) کے ممالک تک اس کی توسیعات کے درمیان ذمہ داریاں تقسیم ہو جاتی ہیں۔ اس صورتِ حال نے الجزائر کو اس کے افریقی عمق میں بڑھتے ہوئے سیکیورٹی چیلنجوں کے سامنے لا کھڑا کیا ہے، جس نے اسے اپنے روایتی امور سے ہٹ کر فوج کے کردار کو وسعت دینے پر مجبور کیا، حتیٰ کہ نائجر میں بھی اس کے لیے ذمہ داریاں طے کی گئیں، اور یہ تھکا نے کے عمل کا پہلا قدم ہے۔

تجارتی راہداری سے توانائی کی رگوں تک

ان مقامات کی اہمیت محض جہازوں اور بحری بیڑوں کی نقل و حرکت تک محدود نہیں ہے، بلکہ بحیرہ روم افریقی توانائی کو یورپ منتقل کرنے کے لیے ایک اسٹریٹجک شریان بھی بن چکا ہے۔ روس یوکرین جنگ کے بعد، اسپین اور اٹلی کی پائپ لائنوں کے ذریعے الجزائر کی گیس پر یورپ کا انحصار مزید بڑھ گیا، جن میں تیونس سے گزرنے والی "ٹرانسمیڈ" (Transmed) لائن بھی شامل ہے۔

اس تناظر میں نائجیریا کی گیس یورپ منتقل کرنے کے دو خاکے نمایاں ہوتے ہیں: نائجر اور الجزائر کے ذریعے صحرائے اعظم سے گزرنے والی پائپ لائن کا منصوبہ، اور مغربِ افریقہ کے ممالک کے ذریعے نائجیریا-مراکش افریقی-اٹلانٹک پائپ لائن کا منصوبہ جو مراکش تک پہنچتا ہے۔ ان میں تیونس اور اٹلی کے درمیان "ایلمیڈ" (ELMED) کا برقی ربط اور گرین ہائیڈروجن (green hydrogen) کے منصوبے بھی شامل ہو جاتے ہیں۔

اس طرح دو اسٹریٹجک دائرے ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں: ایک تجارتی و بحری راہداری جو نہر سویز سے بنزرت اور جبل الطارق کے ذریعے اٹلانٹک تک پھیلی ہوئی ہے، اور توانائی کی راہداریاں جو افریقہ کو پائپ لائنوں، زیرِ آب کیبلز (submarine cables) اور برآمدی بندرگاہوں کے ذریعے یورپ سے جوڑتی ہیں۔ 2022ء میں میڈرڈ میں ہونے والے نیٹو کے سربراہی اجلاس نے توانائی کی سیکیورٹی کو سائبر و ہائبرڈ خطرات اور اہم بنیادی ڈھانچے کے تحفظ سے جوڑ کر اس باہمی تعلق کی عکاسی کی تھی۔

نتیجہ: اسلامی مغرب بین الاقوامی کشمکش کے حاشیے پر نہیں ہے

بنزرت اور جبل الطارق اسلامی مغرب کے اسٹریٹجک جغرافیہ کے سر میں دو آنکھوں کی مانند ہیں؛ ایک آنکھ بحیرہ روم کے دل پر نظر رکھتی ہے، اور دوسری اس کے اٹلانٹک کے دروازے پر۔ تاریخ کی ایک عجیب مماثلت یہ ہے کہ یہ دونوں مقامات افریقہ کی اسلامی فتوحات کے آغاز ہی سے وابستہ رہے ہیں: بنزرت 45ھ میں معاویہ بن حدیج کے ہاتھوں فتح ہوئی، جبکہ طارق بن زیاد 92ھ میں جبل الطارق سے اندلس کی طرف برسرِ پیکار ہوئے، اور اس خطے نے اسلامی ریاست کے عظیم تاریخی مراحل میں بحری مدد کا ایک بنیادی نقطہ تشکیل دیا، جن میں سے سب سے نمایاں قائد صلاح الدین ایوبی کا دورِ حکومت تھا۔

ان دونوں آنکھوں کے درمیان تجارت، توانائی اور بحری بیڑوں کی نقل و حرکت واضح ہوتی ہے، اور ایک ایسے تہذیبی وزن رکھنے والے خطے میں نفوذ و اثر کے توازن کا تعین ہوتا ہے جس کے پاس جغرافیائی موقع و محل، دولت اور انسانی آبادی کی کوئی کمی نہیں ہے، بلکہ محض اس اسٹریٹجک فہم کی ضرورت ہے جو اسلام کے احکام سے منور ہو، اور ان تمام مقومات کو ایسی طاقت کے وسائل میں تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو جو شریعت کی بالادستی (السیادۃ) اور امت کے اقتدار کی مجسم عکاسی کرے۔

اسلام شمالی افریقہ کے عوام کو، ان کی سیاسی تقسیم کے باوجود، ایک ایسے عقیدے کے طور پر جوڑتا ہے جس سے ایک مکمل نظام زندگی جنم لیتا ہے۔ اس کے لیے ایک ایسی ریاست کی ضرورت ہے جو اسے اپنائے، نافذ کرے، اپنے شہریوں کے مفادات کی حفاظت کرے، اپنی خودمختاری اور سیکیورٹی کا تحفظ کرے، اور ان علاقوں کے درمیان اسٹریٹجک اتحاد اور تکمیل حاصل کرے جنہیں کافر مستعمر نے تقسیم کرنے کی کوشش کی۔ اور ہم سب کو اللہ کے اذن سے عنقریب

نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ کے قیام کی کامل امید ہے: ﴿**وَعْدَ اللَّهِ لَا يُخْلِفُ اللَّهُ وَعْدَهُ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ**﴾ "اللہ کا وعدہ ہے، اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (سورۃ الروم:آیت 6)